

# الہ دین کا چراغ اکیسویں صدی میں

یہ زمین کا قانون ہے کہ جس کی لاٹھی یا ڈنڈا (الہ دین کا چراغ) اسی کی بھینس اور اس حقایق سے کوئی بھی نیشعور شخص انکار نہیں کر سکتا۔ پرانے زمانے میں بارٹر سسٹم ہوا کرتا تھا اور جس میں چیزیں لو اور چیزیں دو کے بنیاد پر تجارت ہوتی تھی اور اس وقت بھی زمین کا یہی قانون تھا کہ جس کی لاٹھی یا ڈنڈا اسی کی بھینس اور آج بھی یہی راج ہے اور آئندہ بھی یہی نظام راج رہے گا۔ اب نوٹ کم ہی چھاپے جاتے ہیں اور ڈنڈے کے ذریعے لکھ دیا جاتا ہے کہ اب میرے پاس اتنے خزانے ہیں۔

چور و ڈاکو اور ظالم حکمرانوں کی نظر بھی ہمیشہ سے خزانوں پر ہی رہی ہے۔ خزانے خواہ پیسے یا ہیرے و جواہیرات ہوں یا زمین و آسمان کے کوئی اور خزانے۔ چور و ڈاکووں کی نظر بڑی تیز ہوتی ہے اور وہ کوئی نہ کوئی جواز بنا کر معصوم عوام کو لوٹ رہے ہوتے ہیں۔ کہیں تو یہ زور کے ذریعے قابض ہو جاتے ہیں تو کہیں یہ دنیا کو دیکھا نے کے لئے کوئی جواز پیدا کر دیتے ہیں اور کہیں لوگوں کو انکے عقاید سے منگھڑتے قصے کہانیوں کے ذریعے جواز پیدا کر دیتے ہیں تاکہ کسی قوم کو کمزور کر کے آسانی سے لوٹا جاسکے۔ آج کے نام نہاد مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے کہ انہیں منگھڑتے قصے کہانیوں کے ذریعے قرآن سے کوسوں دور کیا جا چکا ہے اور انہیں فرقوں میں بانٹا جا چکا ہے۔

قرآن فہمی کو عام کیا جائے اور سنی سنائی باتوں سے مکمل پرہیز کیا جائے۔ تمام محدثین فارس کے رہنے والے تھے جنہوں نے انتہائی مہارت سے ایک خفیہ سازش کے ذریعے مسلمانوں کو قرآن سے دور کر دیا ہے۔ قرآنی پیغامات کو دوسروں تک ضرور پہنچائیں۔ حسن قرت نہیں بالکہ حسن تدبیر کو اور قرآنی عربی زبان کو فروغ دیں اور ثوابدارین حاصل کریں، شکر یہ۔

